بیل دوڑ کے مقابلے کروانا، اس میں شریک ہونا اور دیکھنا کیسا؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:pin-7594 تاریخ: 02-06-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہمارے علاقہ میں ''بیل دوڑ'' کے مقابلے بہت زیادہ ہوتے ہیں، جس کا طریقہ کار کچھ یوں ہے کہ اولاً مخصوص افراد یا پارٹیاں اس مقابلے کا اہتمام کرتی ہیں اور بیل رکھنے والے کئی افراد اس میں حصہ لیتے ہیں، جس کے بیل جیت جائیں، انہی پارٹیوں کی جانب سے اسے بھاری رقم اور مختلف انعامات دیئے جاتے ہیں۔

پھر جب بیل دوڑانے کی باری آتی ہے، تو عموماً اکٹھے دو بیلوں کے پیچھے مخصوص انداز میں ایک نشست باندھی جاتی ہے، اس پر ایک شخص کیل لگی چھڑی ہاتھ میں لئے بیٹھ جاتا ہے اور دوڑ کے دوران جو بیل تیز نہ دوڑے، اسے کیل چبھوتا رہتا ہے، جس کی وجہ سے بیل زخمی ہو جاتا اور بسا اوقات اس کا خون بھی نکل آتا ہے۔ ان بیلوں نے ایک مخصوص جگہ تک دوڑنا ہوتا ہے، کئی مرتبہ یہ بیل بے قابو ہو کر اس جگہ سے ہٹ جاتے ہیں، جس کی وجہ سے کافی نقصان ہوتا ہے، مثلاً بیلوں کا کسی اونچی جگہ سے گر جانا، مجمع میں آکر لوگوں کو زخمی کرنا اور ان کا مالی نقصان کر دینا وغیرہ، پھر بیل جیتنے پر خوشی میں خوب ڈھول، گانے باجے اور ڈانس / ناچنا بھی ہوتا ہے، نیز اس میں نمازوں کی بھی پرواہ نہیں کی جاتی۔ **براہِ کرم شرعی رہنمائی فرمائیں کہ مذکورہ طریقہ کار کے مطابق بیلوں کی دوڑ کے مقابلے کروانا اور اس میں شریک ہونا شرعاً کیسا؟**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللّٰھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں بیل دوڑ کا مقابلہ کئی شرعی خرابیوں پر مشتمل ہونے کی وجہ سے ناجائز و

حرام اور گناہ ہے، لہٰذا اس کا اہتمام کرنے اور اس میں شریک ہونے والے گنہگار ہیں، ان پر لازم ہے کہ وہ توبہ کریں اور آئندہ اس سے باز رہیں۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

لہو و لعب:

بیل دوڑ کے مقابلے جس طرح رائج ہیں، وہ عموماً لہو و لعب یعنی کھیل کود کے طور پر ہی ہوتے ہیں اور بطورِ لہو و لعب اس طرح کے مقابلے مکروہ و ممنوع اور اگر ان کے ساتھ دیگر ناجائز امور بھی ہوں (جن کی تفصیل نیچے آرہی ہے) تو حرام و گناہ ہیں۔

لہو و لعب سے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّشۡتَرِیۡ لَهۡوَ الۡحَدِیۡثِ لِیُضِلَّ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ وَّ یَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ مُّهِیۡنٌ﴾ ترجمہ: اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں تاکہ بغیر سمجھے اللہ کی راہ سے بہکا دیں اور انہیں ہنسی مذاق بنالیں، ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔ **(پ21، س لقمان، آیت 6)**

یونہی حدیثِ پاک میں چند کھیلوں کے علاوہ بقیہ کو باطل فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”کل ما یلھو بہ الرجل المسلم باطل، الا رمیہ بقوسہ، وتادیبہ فرسہ، وملاعبتہ اھلہ، فانھن من الحق“ ترجمہ: ہر وہ شئے جس سے مسلمان غفلت میں پڑ جائے، باطل ہے، مگر تیر اندازی، اپنے گھوڑے کو سدھانا اور زوجہ کے ساتھ ملاعبت کرنا، پس یہ تینوں حق ہیں۔

(سنن ترمذی، ج1، ص293، مطبوعہ کراچی)

درِ مختار میں مختلف جانوروں کی دوڑ سے متعلق ہے: ”(ولا باس بالمسابقة في الرمي والفرس والبغل والحمار ۔۔(والابل و) علی (الاقدام) لانہ من اسباب الجھاد“ ترجمہ: ترجمہ: اور تیر اندازی، گھوڑے، خچر، گدھے، اونٹ اور پیدل دوڑ میں مسابقت جائز ہے، کیونکہ یہ اسبابِ جہاد میں سے ہے۔

(درمختار مع ردالمحتار، ج6، ص402، مطبوعہ، دارالفکر، بیروت)

اس کے تحت رد المحتار میں ہے: ”اما اذا قصد التلھي او الفخر او لتری شجاعتہ فالظاھر

الکراهۃ، لان الاعمال بالنیات فکما یکون المباح طاعۃ بالنیۃ تصیر الطاعۃ معصیۃ بالنیۃ"

ترجمہ: بہر حال جب مسابقت سے مقصود لہو ولعب، فخر یا اپنی بہادری دکھانا مقصود ہو، تو یہ مکروہ ہے، کیونکہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، پس جس طرح مباح چیز نیت کے سبب طاعت بن جاتی ہے، یونہی نیت کے سبب طاعت بھی معصیت بن جاتی ہے۔ **(ردالمحتار، ج6، ص402، مطبوعہ، دارالفکر، بیروت)**

جد الممتار میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ **ارشاد فرماتے ہیں:** "ان المسابقۃ فیما یرجع الی تقویۃ الدین یحل بجعل اذا قصد بہ ذلک ،لا فیما ھو معصیۃ بنفسہ او بقصدھم التلاھی او التفاخر"

ترجمہ: بے شک جو چیزیں دین کی تقویت کا ذریعہ ہوں، ان میں مسابقت انعام کے ساتھ بھی حلال ہے، جبکہ دین کی تقویت ہی مقصود ہو، نہ کہ ان چیزوں میں جو بذاتِ خود گناہ ہوں یا ان سے مقصود لہو و لعب یا فخر ہو۔ **(جدالممتار، ج7، ص84، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ **ارشاد فرماتے ہیں:** "مسابقت کا مطلب یہ ہے کہ چند شخص آپس میں یہ طے کریں کہ کون آگے بڑھ جاتا ہے جو سبقت لے جائے اس کو یہ دیا جائے گا۔۔ جس طرح گھوڑ دوڑ میں ہوا کرتا ہے کہ چند گھوڑے ایک ساتھ بھگائے جاتے ہیں جو آگے نکل جاتا ہے، اس کو ایک رقم یا کوئی چیز دی جاتی ہے۔ اونٹ اور آدمیوں کی دوڑ بھی جائز ہے کیونکہ اونٹ بھی اسباب جہاد میں ہے یعنی یہ جہاد کے لیے کار آمد چیز ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ان دوڑوں سے مقصود جہاد کی طیاری ہے، لہو ولعب مقصود نہیں اگر محض کھیل کے لیے ایسا کرتا ہے تو مکروہ ہے اسی طرح اگر فخر اور اپنی بڑائی مقصود ہو یا اپنی شجاعت و بہادری کا اظہار مقصود ہو تو یہ بھی مکروہ ہے۔"

(بہارِ شریعت، ج3، ص607، مطبوعہ، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اگر کوئی کھیل ناجائز امور پر مشتمل ہو یا کسی واجب کی ادائیگی میں مخل ہو، تو وہ بالاجماع حرام ہے۔ چنانچہ درِ مختار میں ایک خاص کھیل کے بارے میں اختلاف ائمہ بیان کرنے کے بعد فرمایا: "وھذا اذا لم یقامر۔۔ ولم یخل بواجب، والا فحرام بالاجماع" ترجمہ: یہ اختلاف اس صورت میں ہے جب اس

کھیل میں جوا نہ ہو اور وہ کسی واجب کی ادائیگی میں مخل نہ ہو، ورنہ باالاجماع حرام ہے۔

(درمختار مع ردالمحتار، ج6، ص394، دارالفکر، بیروت)

جانوروں کو ایذا/تکلیف دینا:

اس دوڑ میں بیلوں کو تیز بھگانے کے لئے کیل وغیرہ چبھو کر ناحق ایذا پہنچائی جاتی ہے جو ظلم اور گناہ ہے، پھر کسی بھی جانور کو ویسے ہی ایذا پہنچانا، ناجائز ہے، تو ایک ممنوع کام کے لئے ایذا دینا کس قدر سنگین ہو گا؟

حیوانات کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ وَ لَا طٰٓىٕرٍ یَّطِیْرُ بِجَنَاحَیْهِ اِلَّاۤ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: ”اور زمین میں چلنے والا کوئی جاندار نہیں ہے اور نہ ہی اپنے پروں کے ساتھ اڑنے والا کوئی پرندہ ہے، مگر وہ تمہاری جیسی امتیں ہیں۔“ **(پ7، س الانعام، آیت38)**

اس آیت کے تحت تفسیرِ قرطبی میں ہے: ”ای ھم جماعات مثلکم في ان اللہ عز وجل خلقھم وتکفل بارزاقھم وعدل علیھم، فلا ینبغي ان تظلموھم ولا تجاوزوا فیھم ما امرتم بہ“ ترجمہ: یعنی اُن کی تمہاری طرح ہی جماعتیں ہیں، یوں کہ انہیں بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا، اُن کے رزق کو اپنے ذمہ کرم پر لیا اور اُن میں عدل قائم کیا، پس یہ ہر گز مناسب نہیں کہ تم اُن جانوروں پر ظلم کرو، نیز اُن کے بارے میں جو تمہیں حکم دیا گیا ہے، اُس سے تجاوُز نہ کرو۔

(تفسیرِ قرطبی، ج6، ص419تا420، دارالکتب المصریۃ، قاھرہ)

حدیثِ پاک سے ثابت ہے کہ ایک خاتون کو اس وجہ سے عذاب دیا گیا کہ اس نے بلاوجہِ شرعی بلی کو ایذا پہنچائی تھی۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”عذبت امراۃ في ھرۃ سجنتھا حتی ماتت، فدخلت فیھا النار، لا ھي اطعمتھا ولا سقتھا، اذ حبستھا، ولا ھي ترکتھا تاکل من خشاش الارض“ ترجمہ: ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا، جس نے اس کو قید کر رکھا تھا یہاں تک کہ وہ بلی بھوکی پیاسی مر گئی، اس وجہ سے وہ (عورت) جہنم میں داخل ہوئی، کہ نہ تو قید میں رکھے

ہوئے اس نے اسے خود کھلایا پلایا، اور نہ ہی اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑوں کو کھا کر اپنی جان بچا لیتی۔ **(صحیح البخاری، ج4، ص176، دار طوق النجاۃ)**

اس حدیثِ پاک کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی ارشاد فرماتے ہیں: "اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ پالے ہوئے جانور کا بھی حق ہے کہ اسے کھانا پانی دیا جائے۔ دوسرے یہ کہ جانوروں پر ظلم بھی گناہ ہے۔ علامہ شامی فرماتے ہیں کہ جانور پر ظلم انسان کے ظلم سے بدتر ہے کیونکہ انسان زبان والا ہے اپنے دکھ دوسروں سے کہہ سکتا ہے بے زبان جانور خدا کے سوا کس سے کہے۔" **(مرأۃ المناجیح، ج3، ص100، مطبوعہ، نعیمی کتب خانہ، گجرات)**

اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "علماء فرماتے ہیں: مسلمان پر ظلم کرنے سے ذمی کافر پر جو پناہ سلطنت اسلام میں رہتا ہو ظلم کرنا سخت تر ہے اور ذمی کافر پر ظلم کرنے سے بھی جانور پر ظلم کرنا سخت تر ہے۔ درمختار میں ہے: "جاز رکوب الثور وتحمیلہ والکراب علی الحمیر بلا جھد وضرب، اذ ظلم الدابۃ اشد من الذمی وظلم الذمی اشد من المسلم" ترجمہ: بیل پر سوار ہونا اور بوجھ لادنا اور گدھے کو ہل میں جوتنا جائز ہے جبکہ مشقت و تشدد کے بغیر ہو، کیونکہ جانور پر ظلم ذمی سے زیادہ برا ہے اور ذمی پر ظلم مسلمان پر ظلم سے زیادہ برا ہے۔"

(فتاوی رضویہ، ج16، ص315، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

نمازوں کی پرواہ نہ کرنا:

ہر عاقل بالغ مسلمان پر پانچ وقت کی نماز فرض عین ہے، جان بوجھ کر ایک نماز کا ترک بھی حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔ **پس جو کھیل نماز جیسے اہم ترین فرض کے ترک کا سبب بنے، تو وہ کیسے جائز ہو سکتا ہے؟**

نمازیں ضائع کرنے والوں کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا﴾ ترجمہ کنز العرفان: "تو ان کے بعد وہ نالائق لوگ ان کی جگہ آئے جنہوں نے نمازوں کو ضائع کیا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی، تو عنقریب وہ جہنم کی خوفناک وادی غَی سے جا ملیں

گے۔" (پ16،س مریم، آیت59)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"اول ما یحاسب به العبد یوم القیامة الصلاۃ،فان صلحت صلح له سائر عمله وان فسدت فسد سائر عمله "ترجمہ: کے فرمان کے مطابق کل بروزِ قیامت اعمال میں سب سے پہلے نماز ہی کے بارے میں سوال ہوگا،اگر یہ درست ہوئی،توبقیہ اعمال بھی ٹھیک ہوں گے اور یہی درست نہ ہوئی،توبقیہ اعمال بھی درست نہ رہیں گے۔

(المعجم الاوسط للطبرانی،ج2،ص240،مطبوعہ القاہرہ)

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی ارشاد فرماتے ہیں:"جو کام نماز سے روکے وہ کھیل کود ہے،خواہ بظاہر کتنا ہی اہم ہو۔" **(مرأۃ المناجیح،ج2،ص333،نعیمی کتب خانہ، گجرات)**

ڈھول، گانے باجے اور ڈانس / ناچ:

مقابلہ جیتنے پر ڈھول، گانے باجے اور ڈانس کا سلسلہ ہوتا ہے اور یہ سب چیزیں،ناجائز اور گناہ ہیں۔

ڈھول کی حرمت کے حوالہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"ان اللہ حرم علیکم الخمر والمیسر والکوبة وقال کل مسکر حرام "ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے شراب اور جوا اور کوبہ (ڈھول) حرام کیا اور فرمایا: ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔

(سنن الکبری للبیہقی، جلد10، صفحہ360، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

خوشی کے موقع پر باجے کی آواز کو ملعون قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ مسند بزار میں ہے:"صوتان ملعونان في الدنيا والآخرة، مزمار عند نعمة، ورنة عند مصيبة "ترجمہ: دو آوازیں دنیا و آخرت میں ملعون ہیں، نعمت کے وقت باجے کی آواز، اور مصیبت کے وقت رونے کی آواز۔

(مسند بزار، مسند ابی حمزہ انس بن مالک، جلد14، صفحہ62، مطبوعہ مدینۃ المنورہ)

اور گانوں کے متعلق سنن ابی داؤد و شعب الایمان میں ہے:"الغناء ینبت النفاق فی القلب،

کماینبت الماء الزرع "ترجمہ: گانا دل میں اس طرح نفاق پیدا کرتا ہے، جیسے پانی کھیتی کو اُگاتا ہے۔

(شعب الایمان، جلد7، صفحہ108، مطبوعہ ریاض)

علامہ محمد امین ابن عابدین شامی قدس سرہ السامی لکھتے ہیں: "واستماع ضرب الدف والمزمار وغیر ذلک حرام، وان سمع بغتۃ یکون معذورا ویجب ان یجتھد ان لا یسمع "ترجمہ: دف بجانے اور بانسری اوران کے علاوہ (دیگر آلاتِ موسیقی) کی آواز سننا حرام ہے اور اگر اچانک سننے میں آگئی تو معذور ہے اور اس پر واجب ہے کہ نہ سننے کی کوشش کرے۔

(ردالمحتار علی الدرالمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، ج9، ص651، مطبوعہ کوئٹہ)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ارشاد فرماتے ہیں: "اپنی تقریبوں میں ڈھول جس طرح فساق میں رائج ہے بجوانا، ناچ کرانا حرام ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ98، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

ناجائز کام کا تماشا دیکھنے کا حکم:

اوپر معلوم ہوا کہ اپنی تمام تفصیل کے ساتھ اس طرح بیلوں کی دوڑ کا مقابلہ ناجائز و گناہ ہے، پس جب یہ کام ناجائز ہے، تو اس کا تماشا دیکھنا بھی ناجائز ہے۔

ناجائز کام پر خوش ہو کر اس کا حصہ بننا، اس کا تماشا دیکھنا بھی ناجائز ہے۔ چنانچہ حاشیہ طحطاوی علی الدر المختار میں ہے: "الفرجۃ علی المحرم حرام "ترجمہ: حرام پر خوش ہونا بھی حرام ہے۔

(حاشیہ طحطاوی علی الدرالمختار، مقدمہ، ج1، ص31، دارالمعرفۃ، بیروت)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ارشاد فرماتے ہیں: "ناجائز بات کا تماشا دیکھنا بھی ناجائز ہے، بندر نچانا حرام ہے، اس کا تماشا دیکھنا بھی حرام ہے، در مختار و حاشیہ علامہ طحطاوی میں ان مسائل کی تصریح ہے، آج کل لوگ ان سے غافل ہیں، متقی لوگ جن کو شریعت کی احتیاط ہے، ناواقفی سے ریچھ یا بندر کا تماشا یا مرغوں کی پالی (یعنی لڑائی) دیکھتے ہیں اور نہیں جانتے کہ اس سے گنہگار ہوتے ہیں۔ حدیث میں ارشاد ہے کہ اگر کوئی مجمع خیر کا ہو اور وہ نہ جانے پایا اور خبر ملنے پر اِس نے افسوس کیا تو اُتنا ہی ثواب

ملے گا جتنا حاضرین کو اور اگر مجمع شر کا ہو، اُس نے اپنے نہ جانے پر افسوس کیا تو جو گناہ اُن حاضرین پر ہو گا وہ اِس پر بھی (ہو گا)۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص 286، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد فرحان افضل عطاری

05ذو الحجۃ الحرام1446ھ/02جون2025ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.fatwaqa.com کے ذریعے کی جاسکتی ہے